پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں

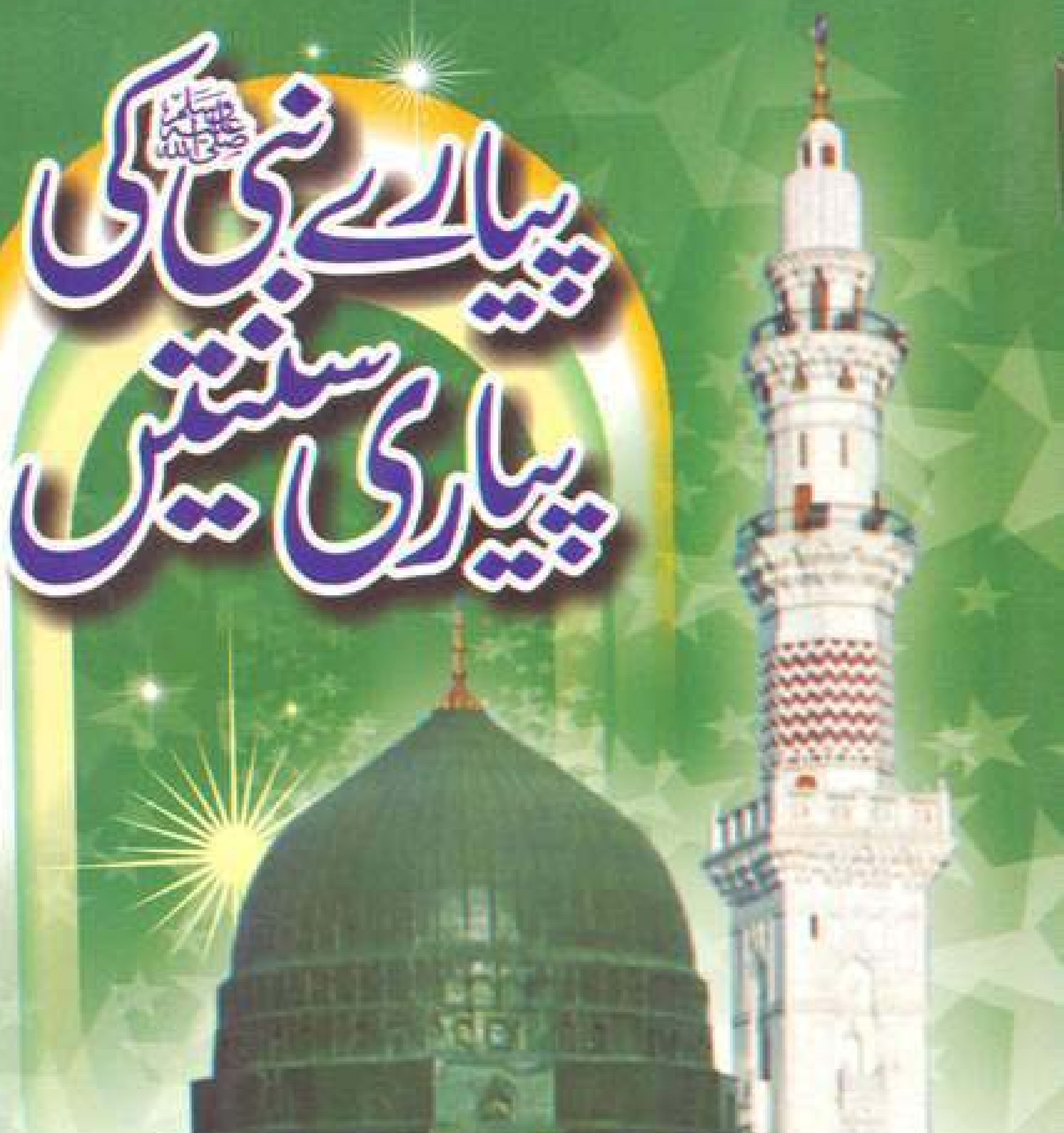

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون: ۴۹۹۲۱۷۶

دل تڑپتا ہے میرا سینے میں
ہائے پہنچوں گا کب مدینے میں
قلب جس کا نہ ہو مدینے میں
اس کا جینا ہے کوئی جینے میں

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال، کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون: ۴۹۹۲۱۷۶

نقشِ قدمِ نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

نامِ کتاب : ——— پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں

مؤلف : ——— عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

خطاطی : ——— قاضی نثار الشبی

تصحیح بعد از کتابت : حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب دامت برکاتہم (خلیفہ مجاز : عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم)

تزئین و آرائش : ——— خواجہ وہاب افضل ایسگلز کمیونیکیشنز

ناشر : ——— کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی ۴۷

اشاعت اول : ——— شوال المکرم ۱۴۲۳ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۲ء

باہتمام

ابراہیم برادران سلمہم الرحمٰن

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲ کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون : ۴۹۹۲۱۷۶

انتساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ فیضِ صحبتِ ابرار ہے دردِ محبت ہے
یہ فیضِ صحبتِ دستورِ حق کا شاخسانہ ہے

محبت تیرا صدقہ ہے شرح تیرے ناز و ادا کے
جو کچھ نذرِ غم تمہیں قرطاس تیرے راز و ادا کے

احقر

کی جملہ تصنیفات و تالیفات درحقیقت
مرشدنا و مولانا محی السنۃ حضرتِ اقدس
شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم
اور
حضرتِ اقدس مولانا
شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ
اور
حضرتِ اقدس مولانا
شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

سو کر اُٹھنے کی سُنّتیں

(۱) نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خُمار دُور ہو جائے۔ (شمائل ترمذی)

(۲) صُبح جب آنکھ کُھلے تو یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ○ (بخاری۔ مسلم۔ ابوداود)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

(۳) جب سو کر اُٹھیں تو مسواک کرلیں۔ (مسند احمد' ابوداود صفحہ ۸) وُضو میں دوبارہ مسواک کی جائے۔ سو کر اُٹھتے ہی مسواک کرلینا علیحدہ سُنّت ہے۔ (بذل المجہود شرح ابوداود جلد ۱ صفحہ ۳۵)

(۴) پاجامہ یا شلوار پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں' کُرتا یا قمیض پہنیں تو پہلے دائیں آستین میں ڈالیں پھر بائیں میں۔ اِسی طرح صدری' ایسے ہی جوتا پہنیں تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں اور جب اتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اتاریں پھر دائیں طرف کا اتاریں اور بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کے اتارنے کا یہی طریقہ مسنون ہے۔ (بُخاری' ترمذی' ابواب اللباس و شمائل ترمذی)

(۵) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھو

ہیں۔ (ترمذی جلد ا صفحہ ۱۳)

بیت الخلاء آنے جانے کی دعائیں اور سنتیں

(۱) استنجے کے لئے پانی اور ڈھیلے دونوں لے جائیں۔ تین ڈھیلے یا پتھر ہوں تو مستحب ہے۔ اگر پہلے سے بیت الخلاء میں انتظام کیا ہوا ہو تو کافی ہے فلش پاخانوں میں ڈھیلوں کی وجہ سے دقّت ہو رہی ہے۔ لہٰذا بعض علماء کرام نے ٹوائلٹ پیپر استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ فلش خراب نہ ہو۔

(۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر بیت الخلاء تشریف لے جاتے تھے۔ (علیکم بسنتی)

(۳) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھے،

بِسْمِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ○ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنّوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(ف) ملّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ احادیث میں ہے کہ اس دعا کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ پاتے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ خبث کے ب پر پیش اور جزم دونوں جائز ہیں۔ (مرقاۃ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۶۱)

(۴) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھے۔ (علیکم بسنتی بحوالہ ابن ماجہ)

⑤ جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

⑥ بیتُ الخلاء سے نکلتے وقت داہنا پیر باہر نکالیں اور باہر آکر یہ دُعا پڑھیں۔

غُفْرَانَكَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

⑦ بیتُ الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مُبارک نام لکھا ہو اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اس کو اُتار کر باہر ہی چھوڑ دیں (نسائی) فراغت کے بعد باہر آکر پھر پہن لیں۔ تعویذ جس کو موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

⑧ رفعِ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ اُس طرف پیٹھ کریں۔ (مشکوٰۃ، ترمذی، ابن ماجہ)

⑨ رفعِ حاجت کرتے وقت بلا ضرورتِ شدیدہ کلام نہ کریں اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہ کریں۔ (مشکوٰۃ، ابوداؤد صفحہ ۳)

⑩ پیشاب پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں کیونکہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے سے ہوتا ہے۔ (بخاری، ابن ماجہ)

(۱۱) پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضو خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کریں۔ (بُخاری، ابوداؤد)

(۱۲) بعض جگہ بیت الخلاء نہیں ہوتا اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں رفع حاجت کرنا چاہیئے، جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔ (ابنِ ماجہ، ابوداؤد)

(۱۳) پیشاب کرنے کے لِئے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹے نہ اُڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

(۱۴) بیٹھ کر پیشاب کریں۔ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔ (ترمذی)

(۱۵) پیشاب کرنے کے بعد استنجا سُکھانا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں سُکھانا چاہیئے۔ (بہشتی گوہر)

(۱۶) وضو سُنّت کے موافق گھر پر کرنا چاہیئے۔

(۱۷) سُنّتیں گھر پر پڑھ کر جانا۔ موقع نہ ہو تو مسجد میں پڑھنا۔

ف : آج کل جبکہ سُنّتوں کو ترک کیا جا رہا ہے۔ سُنن کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ (کمالاتِ اشرفیہ)

گھر سے نِکلنے کی دُعا

(۱) گھر سے مسجد یا کہیں بھی جانے کے لِئے باہر نکل کر یہ دُعا پڑھنا :

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۝ (ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ)

ترجمہ : میں اللہ کے نام کے ساتھ نِکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں

سے بچنے کی اور نیکیاں کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

(۲) اطمینان سے جانا دوڑ کر نہ جانا۔ (یہ صرف مسجد کے لئے ہے) (ابنِ ماجہ)

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

(۱) اور مسجد سے یا جہاں کہیں سے بھی گھر میں داخل ہو کر یہ دُعا پڑھنا اور پھر گھر والوں کو سلام کرنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ۝ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور ہم نے اپنے اللہ پر بھروسہ کیا۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

(۱) داہنا پیر مسجد میں داخل کرنا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۶۱)

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔ (ابنِ ماجہ صفحہ ۵۶)

(۳) درود شریف پڑھنا مثلاً اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ۝ (ابن ماجہ، فیض القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۳۶)

(۴) دُعا پڑھنا مثلاً اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ

رَحْمَتِكَ ○ (ابنِ ماجہ)

ترجمہ : اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

⑤ اعتکاف کی نیت کرنا۔ (شامی جلد ۲ صفحہ ۴۴۲)

مسجد سے باہر آنے کی سُنّتیں

① بایاں پیر مسجد سے باہر نکالنا۔ (بُخاری کتابُ الصلوٰۃ صفحہ ۶۱)

② بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔ (ابنِ ماجہ صفحہ ۵۶)

③ دُرود شریف پڑھنا مثلاً اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ○ (ابنِ ماجہ ۔فیض القدیر)

④ دُعا پڑھنا مثلاً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِكَ ○ (ابنِ ماجہ)

ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

مسواک کی سُنّتیں

① ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سُنّت ہے۔ (ابو داؤد جلد ۱ صفحہ ۸، الترغیب والترہیب)

② مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ جو حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلیا مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری سرے کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک کے

اوپر رکھے۔ (شامی ج ۱ صفحہ ۸۵)

وضو کی سُنّتیں

وضو میں اٹھارہ سُنتیں ہیں۔ ان کو ادا کرنے سے کامل طریقے سے وضو ہوجائے گا۔

(۱) وضو کی نیت کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح ہونے کے لئے وضو کرتا ہوں۔ (نسائی، باب النیۃ فی الوضوء صفحہ ۱۲)

(۲) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر وضو کرنا۔ بعض روایات میں وضو کی بِسۡمِ اللّٰہِ اس طرح آئی ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ۔ (مراقی مع الطحطاوی صفحہ ۳۷)

اور بعض روایات میں اس طرح بھی ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ (مجمع الزوائد)

اور وضو کے دوران یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذَنۡبِیۡ وَوَسِّعۡ لِیۡ فِیۡ دَارِیۡ وَبَارِکۡ لِیۡ فِیۡ رِزۡقِیۡ۔ (عمل الیوم واللیلۃ للنسائی)

(۳) دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۵ من ابی علقمہ)

(۴) مسواک کرنا اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو ملنا۔ (مراقی الفلاح

صفحہ ۳۷ - ۳۸)

(۵) تین بار کُلّی کرنا۔ (ابُوداوٗد جلد ا، صفحہ ۱۴)

(۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور تین بار ناک چھنکنا۔ (ابُوداوٗد صفحہ ۱۴، ۱۵)

(۷) کُلّی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مُبالغہ کرنا اگر روزہ نہ ہو۔ (ابُوداوٗد صفحہ ۱۹، مراقی الفلاح صفحہ ۳۹)

(۸) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (بخاری جلد ا، صفحہ ۲۷)

(۹) چہرہ دھوتے وقت ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (ابُوداوٗد جلد ا صفحہ ۱۹)

فائدہ: ڈاڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین بار چہرہ دھونے کے بعد ہتھیلی میں پانی لے کر ٹھوڑی کے پاس تالو میں ڈالے اور ڈاڑھی کا خلال کرے اور کہے۔

هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ (شامی جلد ا صفحہ ۸۷)

(۱۰) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔ (ابُوداوٗد ج ا صفحہ ۱۹)

(۱۱) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ (سعایہ جلد ا صفحہ ۱۳۲، شامی جلد ا)

(۱۲) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔ (نسائی جلد ا صفحہ ۱۶، شامی جلد ا صفحہ ۸۹)

(۱۳) اعضاءِ وضو کو مَل مَل کر دھونا۔ (مراقی صفحہ ۴۰)

(۱۴) پے در پے وضو کرنا۔ (ایضًا)

(۱۵) ترتیب وار وضو کرنا۔ (ہدایہ جلد ۱)

(۱۶) داہنی طرف سے پہلے دھونا۔ (بخاری باب التیمن فی الوضوء صفحہ ۲۸)

(۱۷) سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۱ عن عبداللہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۸) گردن کا مسح کرنا۔ حلق کا مسح نہ کرے۔ یہ بدعت ہے (مراقی صفحہ ۳۱)

وضو کے بعد کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۸)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔

فائدہ:۔ اس دعا کے متعلق مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری نے فرمایا کہ وضو ظاہری طہارت ہے۔ اس دعا سے باطنی طہارت کی درخواست پیش کی گئی ہے کہ اول اختیاری تھی وہ ہم کر چکے ہیں اب آپ اپنی رحمت سے ہمارے باطن کو بھی پاک فرما دیجئے۔

فرائضِ وضو

فائدہ:۔ وضو کا مندرجہ بالا طریقہ سنت کے مطابق ہے۔

وضو میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا اور آدمی بے وضو رہتا ہے۔ وضو میں صرف چار چیزیں فرض ہیں:۔

(۱) ایک مرتبہ سارا مُنہ دھونا۔
(۲) ایک ایک بار کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔
(۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
(۴) ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

اِتنا کرنے سے وضو ہو جائے گا لیکن سُنّت کے مُطابق وضو کرنے سے وضو کامل ہوتا ہے اور زیادہ ثواب مِلتا ہے۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیے پھر استنجے کی جگہ دھوئیے، چاہے ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیئے (اور استنجے کی جگہ دھونے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹا اور بڑا دونوں استنجے کے مقام دھوئیے) پھر بدن پر کسی جگہ منی یا کوئی ناپاکی لگی ہُوئی ہو تو اس کو پاک کیجئے۔ اِس کے بعد مسنون طریقے پر وضو کیجئے۔ اگر پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پیروں کو نہ دھوئیے۔ وضو کے بعد تین مرتبہ سر پر پانی ڈالئے (اتنا پانی ڈالئے کہ سر سے پاؤں تک سارے بدن پر بہہ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے ملئے تاکہ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہنے

پاتے۔ اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔ غرض سارے بدن پر پانی بہائیے۔ پھر وہاں سے ہٹ کر پاک جگہ پر آکر پاؤں دھوئیے لیکن اگر وضو کے وقت پیر دھو لیے ہوں تو اب دھونے کی ضرورت نہیں۔ (بہشتی زیور۔ شامی جلد ا صفحہ ۱۵۷ تا صفحہ ۱۵۹)

ف: غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی۔ لہٰذا دونوں میں سے جو صورت بھی آپ اختیار کریں، سُنّت ہونے کی نیت کر لیا کیجئے۔ (نسائی جلد ا صفحہ ۳۱، ترمذی جلد ا صفحہ ۱۸، شامی جلد ا صفحہ ۹۷)

فرائضِ غسل

غسل کا مندرجہ بالا طریقہ سُنّت کے موافق ہے۔ غسل میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر غسل درست نہیں ہوتا اور آدمی ناپاک رہتا ہے لہٰذا غسل کے فرائض کا علم ہونا ضروری ہے۔ غسل میں صرف تین چیزیں فرض ہیں۔

(۱) کُلّی کرنا (اس طرح کہ سارے مُنہ میں پانی پہنچ جائے)۔

(۲) ناک میں پانی ڈالنا (جہاں تک ناک نرم ہے)۔

(۳) سارے بدن پر پانی پہنچانا۔ (بہشتی زیور حصہ اوّل)

اذان و اقامت کی سُنّتیں

(۱) اذان و اقامت قبلہ رو کہنا سُنّت ہے۔ (مراقی الفلاح صفحہ ۱۰۶

اعلاء السنن جلد ۲ صفحہ ۱۲۶)

(۲) اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کے الفاظ جلد جلد ادا کرنا سُنّت ہے۔ (ترمذی جلد ا صفحہ ۲۸۵)

(۳) اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت مؤذّن کو دائیں اور بائیں مُنہ پھیرنا سُنّت ہے لیکن سینہ اور قدم قبلہ رُخ ہی رہیں۔ (مراقی صفحہ ۱۰۶، شامی جلد ا صفحہ ۲۸۵)

(۴) جب مؤذّن سے اذان کے کلمات سنیں تو جس طرح وہ کہے اُسی طرح کہتے جائیں اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۵) فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہا جائے گا۔ (مراقی الفلاح صفحہ ۱۱۰)

(۶) اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دیا جائے گا لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰہُ وَاَدَامَهَا کہا جائے۔ (ابوداؤد)

(۷) اذان کا جواب دینے کے بعد دُرود شریف پڑھنا سُنّت ہے۔ (مُسلم جلد ا صفحہ ۱۶۶)

دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں جو بُخاری شریف کتابُ الاذان میں منقول ہے:۔

(۸) اذان کے بعد کی دُعاء۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تُو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے۔

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ بخاری میں نہیں ہے۔ امام بیہقی نے سننِ کبیر میں نقل کیا ہے۔ (حصن حصین مع شرح فضل مبین)

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ کا لفظ اور يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وغیرہ الفاظ جو مشہور ہیں۔ ان کا ثبوت روایات میں نہیں ہے۔ مُلا علی قاری مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۶۳ پر فرماتے ہیں۔

وَاَمَّا زِيَادَةُ "وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ" اَلْمُشْتَهِرَةُ عَلَى الْاَلْسِنَةِ فَقَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ اَرَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ۔

فائدہ: اِس دُعا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حُسنِ خاتمہ کا انعام ہے۔ (مرقاۃ)

نماز کی اکیاون سُنّتیں

قیام میں گیارہ سُنّتیں

(۱) تکبیرِ تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۳)

(۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۳) اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔ (شامی)

تنبیہ :۔ بعض فقہاء نے چار انگل کے فاصلہ کو مُستحب کہا ہے لیکن فقہ میں مُستحب کا اطلاق سُنّت پر اور سُنّت کا اطلاق مُستحب پر ہوتا ہے۔ کذا فی الشامی تجویز اطلاق اسم المستحب علی السنۃ وعکسہ (جلد ا صفحہ ۶۱۲)

(۳) مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۰)

فائدہ : مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ اگر امام کی تکبیرِ تحریمہ سے پہلے ختم ہو گئی تو اقتدا صحیح نہ ہو گی۔ (طحطاوی)

(۴) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔ (ابوداؤد جلد ا صفحہ ۱۰۵، صفحہ ۱۰۸ عن وائل)

(۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۵۲، شامی جلد ا صفحہ ۳۵۶)

(۶) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا۔ یعنی نہ زیادہ کُھلی ہوں اور نہ زیادہ

بند۔ (طحطاوی صفحہ ۱۵۲، شامی جلد ا صفحہ ۳۵۶)
⑦ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔ (طحطاوی)
⑧ چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۱)
⑨ درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔ (ایضاً)
⑩ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ (شامی جلد ا صفحہ ۳۵۹ طحطاوی صفحہ ۱۴۰)
⑪ ثناء پڑھنا۔ (اعلاء السنن جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ تا ۱۷۷)

قرائت کی سات سُنّتیں

① تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللہِ پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۱)
② تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں بِسْمِ اللہِ پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۱)
③ چپکے سے آمین کہنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۲)
④ فجر اور ظہر میں طِوالِ مفصّل یعنی سورۃ حجرات سے سُورہ بروج تک عصر و عشاء میں اوساطِ مفصّل یعنی سورۃ بروج سے سُورۃ لَمْ یَکُنْ تک اور مغرب میں قصارِ مفصّل یعنی سورۃ لَمْ یَکُنْ سے سُورۃ ناس تک کی سُورتوں میں سے کوئی سُورۃ پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴)
⑤ فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۴)
⑥ ثناء، تعوّذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔ (مراقی صفحہ ۱۴۲)
⑦ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سُورۃ فاتحہ کا پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۷)

رکوع کی آٹھ سنّتیں

(۱) رکوع کی تکبیر کہنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۴)
(۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۵)
(۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۵)
(۴) پیٹھ کو بچھا دینا۔ (شامی جلد ا صفحہ ۳۶۵)
(۵) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔ (شامی جلد ا صفحہ ۳۶۵)
(۶) سر اور سُرین کو برابر رکھنا۔ (شامی جلد ا صفحہ ۳۶۵)
(۷) رکوع میں تین۳ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۴)
(۸) رکوع سے اُٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ باٰوازِ بُلند کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا (آہستہ سے) اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (شامی جلد ا صفحہ ۳۲۷)

سجدہ کی بارہ سُنّتیں

(۱) سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔ (شامی جلد ا صفحہ ۳۵۲)
(۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔ (شامی جلد ا صفحہ ۳۹۸ طحطاوی صفحہ ۱۴۵)
(۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔ (شامی جلد ا ' طحطاوی صفحہ ۱۴۵)

(۴) پھر ناک رکھنا۔ (شامی جلد۱، طحطاوی صفحہ ۱۳۵)
(۵) پھر پیشانی رکھنا۔ (شامی جلد۱، طحطاوی صفحہ ۱۳۵)
(۶) سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔ (شامی جلد۱، طحطاوی صفحہ ۱۳۵)
(۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۳۶)
(۸) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۳۶)
(۹) سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنا۔
(۱۰) سجدہ سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔ (شامی جلد۱ صفحہ ۳۵۲)
(۱۱) سجدہ سے اُٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔ (شامی جلد۱ صفحہ ۳۶۸، طحطاوی صفحہ ۱۳۵)
(۱۲) دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۳۵)

قعدہ کی تیرہ سُنّتیں

(۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۳۶)
(۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۳۶)
(۳) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر شہادت کی اُنگلی کو اُٹھانا اور اِلَّا اللّٰهُ پر جھکا دینا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۳۶، صفحہ ۱۴۷)
(۴) قعدہ اخیرہ میں دُرود شریف پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۷)

۵ دُرودشریف کے بعد دُعائے ماثورہ اُن الفاظ میں جو قرآن وحدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۸)

۶ دونوں طرف (دائیں بائیں) سلام پھیرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۹)

۷ سلام کی ابتداء داہنی طرف سے کرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۹)

۸ امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۹)

۹ مقتدی کو امام، فرشتوں اور صالح جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۵۰)

۱۰ مُنفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۵۰)

۱۱ مُقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔ (طحطاوی صفحہ ۱۵۰)

۱۲ دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔ (طحطاوی)

۱۳ مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا اِنتظار کرنا۔ (طحطاوی)

فرائضِ نماز

۱ تکبیرِ تحریمہ۔

۲ قیام (کھڑا ہونا)۔

۳ قرائت (قرآن شریف میں سے کوئی سورۃ یا آیت پڑھنا)

۴ رکوع کرنا۔

۵ دونوں سجدے کرنا۔

(۶) قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔
اگر مندرجہ بالا چیزوں میں سے کوئی بھی چھوٹ جاتے تو نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

نوٹ: واجباتِ نماز، مفسداتِ نماز وغیرہ مسائل بہشتی زیور یا آئینہ نماز مؤلفہ مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی اعظم مظاہر العلوم میں دیکھ کر عمل کریں۔

عورتوں کی نماز میں خاص فرق

(۱) عورت تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے۔ لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۱)

(۲) سینے پر ہاتھ باندھے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت پر رکھ دے۔ مردوں کی طرح چھنگلیا اور انگوٹھے سے گٹے کو نہ پکڑے۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۱)

(۳) رکوع میں کم جُھکے اور دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اُنگلیوں کو کشادہ نہ کرے۔ دونوں بازو پہلو سے خُوب ملاتے رکھے اور دونوں پیروں کے ٹخنے بالکل ملا دے۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۱، بہشتی زیور جلد ۲ صفحہ ۱۶)

(۴) سجدہ میں پیر کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ کو رانوں سے اور بازو دونوں

پہلوؤں سے ملا دے اور کہنیوں کو زمین پر رکھ دے۔ (بہشتی زیور حصہ دوم صفحہ ۱۷)

⑤ قعدہ میں بائیں طرف بیٹھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور رانوں پر دونوں ہاتھوں کو رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں خوب ملا کر رکھے۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۶، شامی جلد ۱ صفحہ ۲۷۳)

نماز کے وہ آداب جو سب کے لئے یکساں ہیں

قیام میں سجدہ کی جگہ، رکوع میں پاؤں پر، سجدہ کی حالت میں ناک پر اور بیٹھنے کے وقت گود کی طرف، سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نظر رہے اور جمائی آئے تو خوب طاقت سے روکے، اور حتی الامکان منہ بند رکھے اور جب کھانسی کا اثر معلوم ہو تو بھی جہاں تک ہو سکے ضبط کرے (ماخوذ از آئینۂ نماز مؤلفہ حضرت مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی اعظم مظاہر علوم)

ہر فرض نماز کے بعد ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھیں۔ سلام پھیر کر أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تین بار پڑھنا مسنون ہے۔ پھر یہ پڑھیں۔

① اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (حصن حصین، فتح القدیر صفحہ ۴۳۹، جلد ۱)

ترجمہ: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور کرم والے۔

نوٹ: ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۵۸

پر لکھا ہے کہ :-

اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ فَلَا اَصْلَ لَهٗ الخ

یعنی اِن جملوں کا روایات میں ثبوت نہیں ملتا بلکہ بعض قصہ گو لوگوں کا بڑھایا ہوا ہے۔

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (حصن حصین)

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۝ (حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ پہنچا دیا جاؤں نکمی عمر تک اور آپ کی پناہ لیتا ہوں دُنیا کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

جُمعہ کی سُنّتیں

(۱) غسل کرنا۔ (بخاری، ترمذی، ابن ماجہ)

(۲) اچھے اور صاف کپڑے پہننا۔ (ابُوداوٗد باب فی الغسل للجُمعہ)
(۳) مسجد میں جلد جانے کی فکر کرنا۔ (ترمذی۔ ابنِ ماجہ)
(۴) مسجد پیدل جانا۔ (ابنِ ماجہ)
(۵) امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔ (ابنِ ماجہ، ترمذی)
(۶) اگر صفیں پُر ہیں تو لوگوں کی گردنیں پھاند کر آگے نہ بڑھنا (ابُوداوٗد)
(۷) کوئی فضول کام نہ کرنا یعنی مثلاً اپنے کپڑوں سے یا بالوں سے لہو ولعب نہ کرنا۔ (ابن ماجہ)
(۸) خطبہ کو غور سے سُننا۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ)

علاوہ ازیں جُمعہ کے دن جو سُورۃ کہف پڑھے گا اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نُور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آوے گا اور اس جُمعہ سے پہلے جُمعہ کے تمام خطایا (صغیرہ) اس کے مُعاف ہو جائیں گے۔ (بہشتی زیور)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جُمعہ کے دِن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کہ دُرود میرے حُضور پیش کیا جاتا ہے۔ (ابنِ ماجہ)

جُمعہ کے دن بالوں میں تیل لگانا اور خوشبو یا عطر کا استعمال کرنا مسنُون ہے۔ (بُخاری)

کھانے کی چند سُنّتیں

(۱) دسترخوان بچھانا۔ (بُخاری)

(۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (ترمذی)

(۳) بِسْمِ اللہ پڑھنا بلند آواز سے۔ (بخاری و مسلم، شامی جلد ۵)

(۴) داہنے ہاتھ سے کھانا۔ (بخاری و مسلم)

(۵) کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا شروع کرانا۔ (مسلم عن حذیفہ صفحہ ۱۷۱ جلد ۲)

(۶) کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔ (بخاری و مسلم)

(۷) اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھالینا۔ (مسلم)

(۸) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ (بخاری، ابوداؤد)

(۹) کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔ (بخاری، مسلم)

(۱۰) جوتا اُتار کر کھانا کھانا۔ (مشکوٰۃ)

(۱۱) کھانے کے وقت اکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سرین زمین پر ہوں یا ایک گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھے یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھے اور آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

(۱۲) کھانے کے برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کر لینا۔ پھر برتن اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ (ابنِ ماجہ)

(۱۳) کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا۔ (مسلم)

(۱۴) کھانے کے بعد کی دعا پڑھنا:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا

مُسْلِمِيْنَ ○ (ترمذی، ابوداود، ابنِ ماجہ)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مُسلمان بنایا۔

(۱۵) پہلے دسترخوان اٹھوانا پھر خود اُٹھنا۔ (ابن ماجہ)

(۱۶) دسترخوان اُٹھانے کی دُعا پڑھنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ○ (بخاری)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور بابرکت ہو اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کرکے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اُٹھا رہے ہیں۔

(۱۷) دونوں ہاتھ دھونا۔ (ترمذی، ابوداود)

(۱۸) کلّی کرنا۔ (بخاری)

(۱۹) اگر شروع میں بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ○ (ترمذی، ابوداود)

(۲۰) جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دُعا دے:-

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ ○ (مُسلم)

ترجمہ: اے اللہ! جس نے کھلایا مُجھ کو اس کو کھلا اور جس نے پلایا مجھ کو

اِس کو پلا۔

(۲۱) سرکہ استعمال کرنا سُنّت ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن کا محتاج نہیں سمجھا جاسکتا۔ (ابنِ ماجہ)

(۲۲) خالص گندم اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ اس میں کچھ جَو بھی ملالے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تاکہ سُنّت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔

(۲۳) گوشت کھانا سُنّت ہے۔ رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے کہ دُنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ (جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۳۴)

(۲۴) اپنے مُسلمان بھائی کی دعوت قبُول کرنا سُنّت ہے۔ (ابُوداؤد) البتہ اگر (غالب آمدنی) سُود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکاری میں مُبتلا ہو تو اس کی دعوت قبُول نہیں کرنا چاہیئے۔

(۲۵) میّت کے رشتہ داروں یعنی میّت کے گھر کے افراد کو کھانا دینا مسنُون ہے۔ (ابنِ ماجہ)

پانی پینے کی سُنّتیں

(۱) دائیں ہاتھ سے پینا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔ (مُسلم)

(۲) پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔ (مسلم)

(۳) بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر پینا اور پی کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا۔ (ترمذی)

(۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔ (مسلم و ترمذی)

(۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔ (ابوداود)

(۶) مشک سے منہ لگا کر پانی نہ پیئیں یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتاً پانی زیادہ آجانے کا احتمال ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں کوئی سانپ یا بچھو آجائے۔ (بخاری و مسلم)

(۷) صرف پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔ (رُوح المعانی صفحہ ۱۴۹، پارہ ۲۷)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا کڑوا نہیں بنایا۔

(۸) پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دَور ختم ہو۔ (بخاری و مسلم) اسی طرح چائے یا شربت بھی پیش کریں

(۹) دُودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ (ابوداود، ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

(۱۰) پلانے والے کو آخر میں پینا۔ (ترمذی)

لباس کی سُنّتیں

(۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ)

(۲) قمیض، کرتا یا صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں پھر بایاں ہاتھ اسی طرح پاجامہ اور شلوار کے لئے پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں۔ (ترمذی، ابواب اللباس)

(۳) پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنہ سے اُوپر رکھیں۔ ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۴) نیا کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

(ابُوداود)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

(۵) عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سُنّت ہے (مرقاۃ جلد ۸ صفحہ ۲۵۰)

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کُرتہ بہت پسند تھا۔ (ترمذی، ابُوداود)

⑦ سیاہ صافہ باندھنا مسنون ہے۔ شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے۔ (نسائی)

⑧ ٹوپی پہننا سُنّت ہے۔ (مرقاۃ جلد ۸ صفحہ ۲۴۶)

⑨ قمیض یا کُرتا وغیرہ اُتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں پھر دایاں ہاتھ۔ اسی طرح شلوار اور پاجامہ اُتارتے وقت پہلے بایاں پیر باہر نکالیں، پھر دایاں۔

⑩ جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔ (بخاری، مسلم، ابُوداؤد)

⑪ اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اُتاریں پھر دائیں پاؤں سے۔ (بخاری، مسلم، ابُوداؤد)

بالوں کی سُنّتیں

① نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرِ مُبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایت کے مُطابق کانوں تک اور ایک اور روایت کے مُطابق کانوں کی لَو تک تھی ان کے قریب تک ہونے کی بھی روایات ہیں۔ (شمائلِ ترمذی)

② پورے سر پہ بال رکھنا کانوں کی لوتک یا اس سے کسی قدر نیچے سُنّت ہے اور پُورا سر مُنڈوا دینا بھی سُنّت ہے اور اگر کتروانا چاہے تو پورے سر کے بال سب طرف سے برابر کتروانا جائز ہے لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف چھوٹے کرا دینا جس کو انگریزی بال

کہتے ہیں جائز نہیں۔ اسی طرح سر کا کچھ حصّہ منڈوا دینا اور کچھ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے بچائے۔ (بہشتی زیور حصّہ ۱۱ صفحہ ۱۱۵)

(۳) داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق احادیث میں حکم وارد ہے (بخاری و مسلم) داڑھی منڈانا یا ایک مُشت سے کم کتروانا حرام ہے۔ (بہشتی زیور حصّہ ۱۱ صفحہ ۱۱۵) اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے' ایک مُشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مُشت کی مقدار سُنّت سے ثابت ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۷۵)

(۴) مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا سُنّت ہے۔ لمبی لمبی مونچھیں رکھنے پر حدیثوں میں سخت وعید آئی ہے۔ (اوجز المسالک ج ۱۴)

(۵) زیرِ ناف' بغل اور مونچھوں کے بال اور ناخن وغیرہ دور کرکے صاف ستھرا رہنا چاہیئے۔ اگر چالیس دن گذر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔ (بہشتی زیور حصّہ ۱۱ صفحہ ۱۱۶)

(۶) بالوں کو دھونا' تیل لگانا اور کنگھا کرنا مسنون ہے لیکن ضرورت نہ ہو تو بیچ میں ایک آدھ دن ناغہ کر دینا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ ' بذل المجہود شرح ابوداؤد)

(۷) کنگھا کریں تو پہلے دائیں جانب سے شروع کریں۔ (بخاری صفحہ ۶۱)

(۸) کنگھا کرتے ہوئے یا حسبِ ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دُعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ۝ (حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔

بیماری علاج اور عیادت کی سُنّتیں

(۱) بیماری میں دوا اور علاج کرانا مسنون ہے علاج کراتا رہے مگر بیماری کی شفا میں نظر اللہ تعالیٰ ہی پر رکھے۔

(۲) کلونجی اور شہد کے ساتھ علاج کرنا سُنّت ہے۔ (بخاری کتاب الطّبّ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں میں شفا رکھی ہے۔ ان دونوں کی تعریف میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

(۳) علاج کے دَوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۴) اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لئے جانا سُنّت ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عُوْدُوا الْمَرِيْضَ۔ (بخاری) مریض کی عیادت کرو اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ الخ (بخاری)

فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔

(۵) بیمار پُرسی کر کے جلد لوٹ آنا سُنّت ہے۔ (مشکوٰۃ) کہیں تمہارے

زیادہ دیر تک بیٹھنے سے بیمار ملول ورنجیدہ نہ ہوجائے یا گھر والوں کے کام میں خلل نہ پڑے۔

(۶) بیمار کی ہر طرح تسلّی کرنا مسنون ہے مثلاً اس سے یہ کہے کہ ان شاء اللہ تُم جلد اچھے ہوجاؤ گے۔ خُدا تعالیٰ بڑی قدرت والے ہیں کوئی ڈر یا خوف پیدا کرنے والی بات بیمار سے نہ کہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۷)

(۷) جب کسی مریض کی عیادت کرے تو اس سے یوں کہے۔

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۝ (بخاری)

ترجمہ: کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے پھر اس کی شفا یابی کے لئے سات بار یہ دُعا پڑھے۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ ۝

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرشِ عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔

حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو شفا ہوگی۔ ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۵، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۸۶)

○

مومن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ہو — ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سُنّتِ نبوی کی کرے پیروی اُمّت — طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

سفر کی سُنّتیں

(۱) جہاں تک ہو سکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں۔ تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔ (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۵۳)

(۲) سواری کے لیے رکاب میں پاؤں رکھیں تو بِسْمِ اللہِ کہیں۔ (ترمذی)

(۳) سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں پھر یہ دُعا پڑھیں

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط (مسلم و ترمذی)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنا دی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

(۴) پھر یہ دُعا پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔ (مسلم۔ حصنِ حصین)

ترجمہ: اے اللہ! آسان کر دیجیے ہم پر اس سفر کو اور طے کر دیجیے ہم پر درازی اس کی۔ اے اللہ آپ ہی رفیق (مددگار) ہیں سفر میں اور خبر گیراں ہیں

گھر بار میں یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے اور بُری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بُری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں۔

⑤ مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آتے تو سُنّت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام کرے۔ راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رُکے اور ان کو تکلیف ہو۔ (مُسلم ج ۲ صفحہ ۱۴۴)

⑥ سفر کے دوران جب سواری بُلندی پر چڑھے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہے۔ (بخاری صفحہ ۴۲۰)

⑦ جب سواری نشیب یا پستی میں اُترنے لگے تو سُبْحَانَ اللہ کہے۔ (بخاری)

فائدہ : مرقاۃ میں ہے کہ یہ سُنّت سفر کی ہے لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھاتے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہے خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے اور سُبحان اللہ کہے خواہ معمولی نشیب ہو تو ثوابِ سُنّت کی توقع ہے۔

اور مُلا علی قاری نے بُلندی پر چڑھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کا راز یہ بیان کیا ہے کہ بُلندی پر ہم اگرچہ بظاہر بلند ہوتے نظر آرہے ہیں لیکن اے اللہ! ہم بُلند نہیں ہیں بُلندی اور بڑائی صرف آپ کے لئے خاص ہے اور پستی میں اُترتے وقت سُبْحَانَ اللہ کہنا اس لئے ہے کہ ہم پست ہیں اے اللہ! آپ پستی سے پاک ہیں۔

⑧ جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو جب اس میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ دُعا پڑھیں۔

⑨ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا۔ اے اللہ! برکت دے ہمیں اس شہر میں پھر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا۔ (حصن حصین)

ترجمہ: یا اللہ! نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجئے ہمیں اہلِ شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے ہمیں اِس شہر کے نیک لوگوں کی۔

⑩ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئیے سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔ (بخاری صفحہ ۴۲۱)

⑪ دور دراز کے سفر سے بہت دنوں بعد زیادہ رات گئے اگر گھر آتے تو اسی وقت گھر میں نہ جاتے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جاتے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۳۹)

البتہ اہلِ خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور ان کو تمہارا انتظار بھی ہو تو اسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (مرقاۃ ج، صفحہ ۳۳۸)

ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دین و دُنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

(۱۲) سفر میں کُتا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آتی ہے۔ (مُسلم جلد ا صفحہ ۲۰۲) کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

(۱۳) سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لیئے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھے۔ (مشکوٰۃ)

(۱۴) جب سفر سے واپس آئے تو یہ دُعا پڑھے۔

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ۝ (مُسلم، ترمذی)

ترجمہ: ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

نِکاح کی سُنّتیں

(۱) مسنُون (برکت والا) نِکاح وہ ہے جو سادہ ہو جس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلفات اور جہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔ (مشکوٰۃ)

(۲) نِکاح کے لِئے نیک اور صالح فرد کو تلاش کرنا اور منگنی یا پیغام بھیجنا مسنُون ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۲۶۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۳) جُمعہ کے دِن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نِکاح کرنا پسندیدہ اور مسنُون ہے۔ (مرقاۃ ج ۶ صفحہ ۲۱۰ و ۲۱۷)

(۴) نِکاح کو مشہور کرنا سُنّت ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۲۷۲)

۵ حسبِ استطاعت مہر مقرر کرنا سُنّت ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۲۷۷)

۶ شادی کی پہلی رات جب بیوی سے تنہائی ہو تو بیوی کی پیشانی پکڑ کر یہ دُعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ○ (اَبُوداؤد، ابنِ ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے عادات و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۷ جب بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھ لے پھر اگر اولاد ہوگی تو اس پر شیطان مُسلّط نہیں ہو سکتا اور اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ○ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۷۶، ابوداؤد، ابنِ ماجہ)

ترجمہ: مَیں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس کو بھی شیطان سے دُور رکھ۔ اس دُعا کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہوگی اس کو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

ولیمہ

(۱) شب عروسی گذارنے کے بعد اپنے عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سنت ہے۔ ولیمہ کے لئے ضروری نہیں ہے کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلائے تھوڑا کھانا حسب استطاعت تیار کر کے دوستوں، عزیزوں وغیرہ کو تھوڑا تھوڑا کھلانا بھی ادائیگی سنت کے لئے کافی ہے، بہت ہی برا ولیمہ وہ ہے کہ مالدار و دنیادار لوگوں کو تو بلایا جائے مگر غریب مسکین، محتاج اور دیندار لوگوں کو دھتکار دیا جائے۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَىٰ لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ۔ (بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۷۸)

ایسے برے ولیمہ سے بچنا چاہیئے۔ ولیمہ میں ادائیگی سنت کی نیت رکھو۔ دیندار غریب اور محتاج لوگوں کو بلاؤ امیروں میں سے بھی جس کو دل چاہے بلاؤ مگر غریبوں کو دھکے نہ دو۔ جو ولیمہ ناموری اور دکھاوے کے لئے یا لوگوں کی تعریف کے لئے کیا جائے اس کا کوئی ثواب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔

بچہ پیدا ہونے کے وقت کی سنتیں

(۱) جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں

تکبیر کہنا۔ (ترمذی ابواب الاضاحی جلد ا، علیکم بسنتی، ابوداؤد صفحہ ۳۴۰)

(۲) جب بچہ سات روز کا ہو جائے تو اس کا اچھا سا نام رکھنا۔ (ابوداؤد)

(۳) ساتویں روز عقیقہ کرنا (ابوداؤد) اگر ساتویں روز عقیقہ نہ کر سکے تو چودھویں روز ورنہ اکیسویں روز کر دے۔

(۴) بچے کا سر مونڈ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا۔ (ترمذی)

(۵) سر مونڈنے کے بعد بچے کے سر میں زعفران لگا دینا۔ (ابوداؤد)

(۶) لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کے عقیقہ کے لئے ایک بکرا یا بکری ذبح کرنا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(۷) عقیقہ کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (بہشتی زیور حصہ ۳)

(۸) عقیقہ کا گوشت دادا، دادی، نانا، نانی سب ہی کھا سکتے ہیں۔ (بہشتی زیور حصہ ۳)

(۹) کسی بزرگ سے چھوہارہ چبوا کر بچے کے منہ میں ڈالنا یا چٹانا اور دعا کرانا۔ (بخاری)

(۱۰) جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز و دیگر دین کی باتیں سکھانا۔

(۱۱) جب بچہ دس برس کا ہو جائے تو سختی سے ڈانٹ کر نماز پڑھوانا اور ضرورت پیش آئے تو سزا دینا تاکہ نماز کا عادی ہو جائے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۵۸)

تنبیہہ: آج کل لاڈ پیار میں بچوں کو بگاڑا جا رہا ہے اور یوں کہہ کر اپنے

آپ کو تسلی دے لیتے ہیں کہ بڑا ہو کر بچہ صحیح ہو جائے گا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر بنیاد ٹیڑھی ہو جائے تو اس پر تعمیر ہونے والی عمارت ٹیڑھی ہی ہو گی۔ اس لئے ابتداء سے ہی اخلاقِ حسنہ سے اولاد کو مزین کرنا چاہیے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہو گا۔

موت اور اس کے بعد کی سنتیں

(۱) جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ (مستدرک حاکم ج ۱ صفحہ ۳۵۳)

اور کلمہ کی تلقین کریں یعنی کلمہ پڑھنے لگیں۔ (ترمذی ابواب الجنائز)

(۲) جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ۝ (بخاری، مسلم، ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔

(۳) جب رُوح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ۝ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! موت کی سختیوں کے موقع پر میری مدد فرما۔

④ جب موت واقع ہو جائے تو اہلِ تعلق یہ دُعا پڑھیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ۝ (مسلم)

ترجمہ: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

⑤ رُوح نکل جانے کے بعد میّت کی آنکھیں بند کرے۔

⑥ جو شخص میّت کو تخت پر رکھنے کے لیے اٹھائے یا جنازہ اُٹھائے تو بِسْمِ اللہ کہے۔ (ابنِ ابی شیبہ)

⑦ میّت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا سُنّت ہے۔ (سُنن ابُو داؤد)

⑧ جب میّت کو قبر میں رکھے تو یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ (مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۱۴۸ بحوالہ ترمذی، ابنِ ماجہ)

⑨ میّت کو قبر میں داہنی کروٹ پر اس طرح لٹانا چاہیئے کہ پورا سینہ کعبہ کی طرف ہو اور پُشت کو قبر کی دیوار سے لگا دے آج کل لوگ صرف مُنہ کعبہ کی طرف کر دیتے ہیں اور چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے، یہ بالکل خلافِ سُنّت ہے۔ (طحطاوی صفحہ ۳۳۴)

(۱۰) میت کے رشتہ داروں یعنی گھر والوں کو کھانا دینا مسنون ہے، اس کھانے کو تمام برادری یا رشتہ داروں کو کھانا جائز نہیں۔ ناموری اور دکھلاوے کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں جو موجود ہو دے دیا جاتے۔

(جامع ترمذی، ابنِ ماجہ)

(۱۱) جب میت کے دفن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوتے تو خود بھی اور دوسروں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (ابوداؤد، مستدرک، حاکم)

فائدہ: دفن کے بعد مُردہ کے لئے قبلہ رُو ہو کر دُعا کرنا مسنون ہے۔ لیکن نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنا جیسا کہ آج کل رواج ہو گیا ہے جائز نہیں۔ (مرقاہ ج ۴ صفحہ ۶۴، بحر الرائق ج ۲ صفحہ ۱۸۳)

سونے کی سنتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان تمام چیزوں پر استراحت فرمانا ثابت ہے۔

(۱)
۱۔ بوریہ　　۲۔ چٹائی
۳۔ کپڑے کا فرش　　۴۔ زمین
۵۔ تخت　　۶۔ چارپائی
۷۔ چمڑا اور کھال　　(زاد المعاد)

(۲) باوضو سونا سُنّت ہے۔ (ابوداؤد)

(۳) جب اپنے بستر پر آئے تو اسے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑے۔
(بخاری، مُسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ)

(۴) سونے سے پہلے بِسمِ اللہ کہتے ہوئے درج ذیل اُمور انجام دے۔
۱۔ دروازہ بند کرے ۲۔ چراغ بُجھادے۔[1]
۳۔ مشکیزہ کا مُنہ باندھے ۴۔ برتن ڈھانک دے۔[2]
(مُسلم ج ۲، صفحہ ۱۷۰)

(۵) عشاء کی نماز کے بعد قصّہ کہانیوں کی ممانعت ہے۔ نماز پڑھ کر سو رہنا چاہیئے۔ البتہ وعظ و نصیحت کے لِئے یا روزی، معاش کے لِئے جاگنے کی اجازت ہے۔

(۶) سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائی سُرمہ لگانا عورت اور مرد

---

[1] حدیث میں آیا ہے کہ شیطان چوہے کو یہ بتا دیتا ہے کہ تو بتی کھینچ کرلے جا جو آگ لگنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ (حصن حصین مع ترجمہ فضل مبین)

[2] مسلم شریف کی روایت ہے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جِس میں وبا نازل ہوتی ہے جِس کھلے ہوئے برتن پر سے گذرتی ہے تو اُس میں وبا کا کچھ حصّہ ضرور داخل ہوجاتا ہے۔ (مسلم ج ۲ صفحہ ۱۷۱)

اور اگر اُس وقت ڈھانکنے کے لئے کچھ نہ ملے تو برتن کے مُنہ پر (چوڑائی میں) ایک لکڑی ہی رکھ دے۔ (مسلم ج ۲، صفحہ ۱۷۰)

دونوں کے لئے مسنون ہے۔ (شمائل ترمذی)

جب سونے کا ارادہ ہو تو قرآن شریف کی آیات اور سورتیں پڑھو۔ مثلاً الحمد شریف، آیۃ الکرسی، سورۂ ملک (تبارک الذی) چاروں قل اور درود شریف۔ اگر زیادہ نہ پڑھ سکو تو دو ایک سورتیں ضرور پڑھ لو کہ یہ دنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بنیاد ہے۔

⑦ سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ کا اہتمام کرے یعنی سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

⑧ سوتے وقت داہنی کروٹ پر قبلہ رو سونا مسنون ہے۔ (شمائل ترمذی) (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۳۳۲) پیٹ لیٹنا اس طرح سے کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو منع ہے۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۰۵) (ابوداؤد، جلد ۲، صفحہ ۳۳۱)

⑨ بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهٗ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ○ (بخاری جلد ۲، صفحہ ۹۳۵، مسلم جلد ۲، صفحہ ۳۴۹، ترمذی جلد ۲، صفحہ ۱۷۷)

⑩ پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى ○ (بخاری، مسلم)

(۱۱) سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار بھی پڑھے:
أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۞ (ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۷۷)

(۱۲) اگر خواب میں کوئی ڈراؤنی بات نظر آجائے اور آنکھ کھل جائے تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو اور أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۞ تین بار پڑھو اور کروٹ بدل کر سو جاؤ۔ (مسلم کتاب الرؤیا جلد ۲)

مُعاشرت کی چند سُنّتیں

(۱) سلام کرنا مسلمانوں کے لئے بہت بڑی سُنّت ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیئے خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ ہو۔ (بخاری)

کیوں کہ سلام اسلامی حق ہے کسی کے جاننے اور شناسائی پر موقوف نہیں۔

(۲) بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گذر بچوں پر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا اس لیئے بچوں کو بھی سلام کرنا سُنّت ہے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

(۳) سلام کرنے کا سُنّت طریقہ یہ ہے کہ زبان سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے

ہاتھ سے یا سر سے یا اُنگلی کے اشارے سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا سُنّت کے خلاف ہے۔ اگر دوری ہو تو زبان اور ہاتھ دونوں سے سلام کرے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۹۹ بحوالہ ترمذی)

(۴) کسی مُسلمان بھائی سے مُلاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا مسنون ہے۔ عورت، عورت سے مصافحہ کر سکتی ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۰۱، عن براء ابن عازب)

(۵) کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں موقع ملے اور جگہ ملے بیٹھ جاؤ دوسروں کو اُٹھا کر خود بیٹھ جانا گُناہ کی بات اور مکروہ ہے۔ (بخاری و مُسلم)

(۶) اگر کوئی شخص آپ سے ملنے آئے تو آپ اپنی جگہ سے ذرا سا کھسک جائیں، چاہے مجلس میں گنجائش ہو یہ بھی سُنّت ہے اور اس میں اس آنے والے کا اکرام ہے۔ (زاد الطالبین بحوالہ بیہقی)

(۷) کہیں اگر صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی (سرگوشی) کی اِجازت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کا دِل شبہات کی وجہ سے رنجیدہ ہوگا۔ اور مُسلمان بھائی کو رنجیدہ کرنا بہت بڑا گُناہ ہے۔ (مُسلم جلد ۲ صفحہ ۲۱۹)

(۸) کسی کے مکان پر جانا ہو تو اس سے اجازت لے کر داخل ہونا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۱)

(۹) جب جمائی آوے تو سُنّت ہے کہ اس کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے (بخاری) اور اگر مُنہ کوشش کے باوجود بند نہ رکھ سکے تو بائیں ہاتھ کی پُشت کو مُنہ پر رکھ لے اور ہا ہا کی آواز نہ نکالے کہ یہ حدیث میں ممنوع

ہے۔ (بخاری جلد۲ صفحہ ۹۱۹، مسلم جلد۲ صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳)

(۱۰) اگر کسی کا اچھا نام سنو تو اس سے اپنے مقصد کے لئے نیک فال سمجھنا سُنّت ہے اور اس سے خوش ہونا بھی سُنّت ہے۔ بدفالی لینے کو سخت منع فرمایا گیا ہے۔ جیسے راستہ چلتے کسی کو چھینک آگئی تو یہ سمجھنا کہ کام نہ ہوگا یا کوا بولا، یا بندر نظر آگیا یا اُلّو بولا تو ان سے آفت آنے کا گمان کرنا سخت نادانی اور بالکل بے اصل اور غلط اور گمراہی کا عقیدہ ہے اسی طرح کسی کو منحوس سمجھنا یا کسی دن کو منحوس سمجھنا بہت بُرا ہے۔ (مرقاۃ جلد۹ صفحہ ۲، ۶، وغیرہ)

سُنّت پر عمل کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے اِس لئے اہتمام سے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

وساوس کے وقت کی سُنّت

❁ کفر یا گناہ کے وسوسے کے وقت یہ پڑھنا سُنّت ہے:۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے

اور اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ○ (مرقاۃ جلد۱ صفحہ ۱۳۷)

سُنّتِ تفکّر

❁ دوسری سُنّت یہ ہے کہ ذاتِ حق تعالیٰ میں غور نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور کریں۔ كَمَا فِي الْحَدِيثِ تَفَكَّرُوا فِي

خَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَتَفَکَّرُوْا فِی اللّٰہِ فَاِنَّکُمْ لَمْ تَقْدِرُوْا قَدْرَہٗ ○ (الترغیب والترہیب)

تفکر کا تعلق خلق سے ہے نہ کہ خالق سے کَمَا قَالَ تَعَالٰی شَانُہٗ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ○ (از مسائل السلوک بیان القرآن)

چند اہم تعلیماتِ دینی

جس نے کہنا مانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس نے کہنا مانا اللہ تعالیٰ کا۔ (پ ۵، ع ۸)

وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کرنے کی نصیحت نہ کرے اور بُرے کام سے منع نہ کرے۔ (ترمذی شریف)

وہ شخص ملعون ہے جو کسی مُسلمان بھائی کو مالی یا جانی نقصان پہنچائے یا فریب کرے۔ (ترمذی)

دُنیا میں اِس طرح رہو جیسے مُسافر رہتا ہے۔ (بخاری شریف)

مُسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مُسلمان محفوظ رہیں۔ (بُخاری شریف)

ماں باپ کو ستانے کا وبال دُنیا میں بھی آتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

غنیمت سمجھو پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے:-

- جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔
- تندرستی کو بیماری سے پہلے۔
- مالداری کو فقر سے پہلے۔
- فراغت کو مشغولی سے پہلے۔
- زندگی کو موت سے پہلے۔ (ترمذی)

صلوٰۃِ استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو (اہم) کاموں میں اس طرح استخارہ تعلیم فرماتے تھے جس طرح قرآن پاک کی سورتوں کو یاد کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے (جو آگے آرہی ہے "بخاری صفحہ ۹۴۴) اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے انس! جب تم کو کوئی امر تردد میں ڈال دے تو اپنے رب سے استخارہ کرو اور سات مرتبہ استخارہ کرو۔ پھر دل میں جو بات غالب آجائے اسی میں خیر سمجھو۔ (شامی جلد ۱ صفحہ ۵۰۷)

فائدہ : کسی خواب کا نظر آنا یا کسی آواز کا سُنائی دینا ضروری نہیں۔ اسی طرح دوسروں سے استخارہ کرانا ثابت نہیں دوسروں سے مشورہ لینا سُنّت ہے۔ حدیثِ پاک ہے جو مشورہ سے کام کرتا ہے نادم نہیں ہوتا

اور جو اِستخارہ کرکے کام کرتا ہے وُہ نامُراد نہیں ہوتا۔
نمازِ اِستخارہ پڑھنے کا موقع نہ ہو اور جلدی سے کسی امر میں اِستخارہ کرنا ہے تو صرف دُعائے اِستخارہ کافی ہے اور اگر یہ دُعا اِستخارہ کی یاد نہ ہو تو یہ مختصر سی دُعا کرلے :

اَللّٰهُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ ۝ (شامی جلد ۱)

دُعائے اِستخارہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (اِس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (اِس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ۝ (بخاری صفحہ ۹۴۴، دعوات حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں آپ کے علم کے واسطے سے اور قدرت طلب کرتا ہوں آپ کی قدرت کی مدد سے اور آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے فضل کا۔ پس بے شک آپ قدرت رکھنے والے ہیں اور میں عاجز اور کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں' میں نہیں جانتا اور آپ پوشیدہ باتوں کو بخوبی جاننے والے ہیں۔ اے اللہ! اگر یہ کام جو آپ کے علم میں ہے میرے لِئے میرے دین' مُعاش اور آخرت کے لئے خیر ہے تو اس کو میرے لِئے مقدر فرما دیجئے اور آسان فرما دیجئے۔ اور پھر اس میں میرے لِئے برکت ڈال دیجئے اور اگر آپ کے علم میں اس کے اندر شر ہے میرے دین اور مُعاش اور آخرت کے لئے تو اس کو مجھ سے دُور کر دیجئے اور مجھ کو اس سے دور کر دیجئے اور جہاں خیر ہو اس کو میرے لئے مقدر کر دیجئے اور مجھ کو اس پر راضی کر دیجئے۔

اس دُعا کے بعد جو دِل میں خیال غالب ہو جائے اسی میں خیر سمجھے

صلوٰۃِ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضور صَلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کسی بندے سے کوئی حاجت ہو تو وُہ وضو کرے اور اچھی طرح وُضو کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے پھر حق تعالیٰ کی ثناء کرے اور دُرود شریف پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۰۸، شامی جلد ۱)

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو حلیم و کریم ہیں۔ (اَلْحَلِیْمُ الَّذِیْ لَا یُعَجِّلُ بِالْعُقُوْبَۃِ۔ اَلْکَرِیْمُ الَّذِیْ یُعْطِیْ بِدُوْنِ اِسْتِحْقَاقٍ وَّمِنَّۃٍ ۝ حلیم ہے وہ ذات جو سزا دینے میں جلدی نہ کرے اور کریم وہ ذات ہے جو بدون استحقاق اور قابلیت عطا کرے) پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے ہر قسم کی تعریف اللہ رب العالمین کے لئے خاص ہے۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کے موجبات کا اور آپ کی مغفرت کے ارادوں کا اور ہر نیکی کے مالِ غنیمت کا اور ہر برائی سے سلامتی کا ہمارے کسی گناہ کو نہ چھوڑیے مگر بخش دیجئے اور نہ ہمارا کوئی غم باقی رکھئے مگر اُس کو دور فرما دیجئے اور ہماری ہر حاجت کو جس سے آپ راضی ہوں

اس کو پوری کر دیجئے اے ارحم الراحمین۔

ہر دُعا کے قبل اور بعد دُرود شریف پڑھ لینا دُعا کی قبولیت کا نہایت قوی ذریعہ ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابو اسحاق الشاطبیؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُجَابَۃٌ عَلَی الْقَطْعِ ○ یعنی دُرود شریف کو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرما لیتے ہیں اور کریم سے یہ بعید ہے کہ بعض دُعا کو قبول کرے اور بعض کو رد کر دے۔ فَاِنَّ الْکَرِیْمَ لَایَسْتَجِیْبُ بَعْضَ الدُّعَاءِ وَیَرُدُّ بَعْضَہٗ ○ اور علامہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دُعا سے قبل اور بعد دُرود شریف پڑھنے والی دُعا قبول ہو جاتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ صرف آگے اور پیچھے کی دُعائے درود کو قبول فرمالیں اور درمیان کی دُعا کو رد کر دیں یہ اُن کے کرم سے بعید ہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ وَھُوَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَا بَیْنَھُمَا ○ (شامی جلد ۱)

احقر عرض کرتا ہے کہ جب بھی کوئی پریشانی دُنیا یا آخرت کی آئے جسمانی مصیبت ہو یا روحانی مصیبت یعنی معصیت کے تقاضے پریشان کریں دو رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر مذکورہ دُعا پڑھ کر بار بار ہر روز دِل سے دُعا کرے غیب سے اسبابِ فلاح پیدا ہوں گے۔ جس کا دِل چاہے اپنے

رب سے نصرت اور کرم کا انعام حاصل کرے۔

بعض عادات و خصائل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور متفرق سُنّتیں

❁ **سُنّت** : جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔

❁ **سُنّت** : آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے۔ اگر کوئی سوال کرتا اور اس کو پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو ہاں کہہ دیتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔

❁ **سُنّت** : آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور اگر کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہیں ہوتا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان نہیں ہٹاتے تھے۔

❁ **سُنّت** : جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا فرماتے:-

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ ۞ (ترمذی)

❁ **سُنّت** : جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی پسندیدہ

چیز دیکھتے تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ (ابنِ ماجہ صفحہ ۲۷۸)

❁ **سُنّت** : جب کوئی ملتا تو پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی صفحہ ۱۲)

❁ **سُنّت** : جب کسی چیز کو کروٹ کی طرف دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر کر دیکھتے، متکبروں کی طرح کن انکھیوں سے نہ دیکھتے۔ (خصائل شرح شمائل)

❁ **سُنّت** : نگاہ نیچی رکھتے تھے۔ غایتِ حیاء کی وجہ سے نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔ (خصائل صفحہ ۱۲)

❁ **سُنّت** : برتاؤ میں سختی نہ فرماتے نرمی کو پسند فرماتے۔ آپ انتہائی نرم مزاج حلیم الطبع اور رحمدل تھے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲، بہشتی زیور حصہ ۸ صفحہ ۵،۴)

❁ **سُنّت** : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے وقت پاؤں اُٹھاتے تو قدم قوت سے اٹھاتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے تھے کہ ذرا آگے کو جھک جاتے تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے گویا کسی بلندی سے پستی میں اُتر رہے ہوں۔ (فصائل شرح شمائل صفحہ ۱۲، ۷۳)

❁ **سُنّت** : سب میں ملے جلے رہتے تھے (یعنی شان بنا کر نہ رہتے تھے) بلکہ کبھی کبھی مزاح بھی فرمالیتے تھے۔ (بہشتی زیور جلد ۸ صفحہ ۴)

❁ **سُنّت** : اگر کوئی غریب آتا یا بڑھیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے بات کرنا چاہتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سڑک کے ایک کنارے پر سُننے کے لئے بیٹھ جاتے۔ (بہشتی زیور حصہ ۸ صفحہ ۴)

❁ **سُنّت** : نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو سینۂ مبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی صدا آتی۔ خوفِ خدا کی وجہ سے یہ حالت ہوتی تھی۔ (شمائل صفحہ ۱۸۸)

❁ **سُنّت** : گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ کسی کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تکلیف نہ پہنچے اسی لئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اُٹھتے، آہستہ سے جوتا پہنتے آہستہ سے کواڑ کھولتے آہستہ سے باہر جاتے اسی طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۰، بہشتی زیور حصہ ۸ صفحہ ۴)

❁ **سُنّت** : جب چلتے تو نگاہ نیچی زمین کی طرف رکھتے مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے اور کوئی سامنے سے آتا تو سب سے پہلے سلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کرتے۔ (شمائل ترمذی صفحہ ۱۲)

❁ **سُنّت** : کسی قوم کا آبرودار آدمی ہو تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آنا۔

❁ **سُنّت** : اپنے اوقات میں سے کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لئے کچھ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے جیسے ان سے ہنسنا بولنا اور ایک حصہ اپنے بدن کی راحت کے لئے نکالنا۔ (شمائل

ترمذی صفحہ ۱۹۸)

❁ **سُنّت** : سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھتے رہنا۔ (نشر الطیب صفحہ ۱۷۰)

❁ **سُنّت** : پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا۔ بڑوں کی عزّت کرنا اور چھوٹوں پر رحم کرنا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۴، صفحہ ۴۲۳)

❁ **سُنّت** : کوئی رشتہ دار بد سلوکی کرے تو اس کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۹)

❁ **سُنّت** : جو لوگ دُنیا کے اِعتبار سے کمزور ہیں، ان کا خیال رکھنا۔

❁ **سُنّت** : دائیں یا بائیں جانب تکیہ لگانا۔ (شمائل ترمذی مع خصائلِ نبوی صفحہ ۷۶)

❁ **سُنّت** : بیوی کا دِل خوش کرنے کے لئے اس سے مزاح کرنا اور ہنسی کی بات کرنا بھی سُنّت ہے۔ (خصائل شرح شمائل صفحہ ۱۹۸)

❁ **سُنّت** : بعد نمازِ فجر اشراق تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں مُربّع (آلتی پالتی) بیٹھتے تھے نیز اپنے اصحاب میں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مُربّع بیٹھتے تھے۔ (خصائل شرح شمائل صفحہ ۷۶)

البتہ چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے دو زانو بیٹھنا اَقْرَبُ اِلَی التَّوَاضُعِ لکھا ہے۔ (شامی جلد نمبر ۱)

❁ **سُنّت** : اپنے مُسلمان بھائی سے کشادہ چہرے سے مِلنا۔

(ترمذی جلد۲، صفحہ ۸)

✿ **سُنّت** : سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کے لئے کہنا اور اس کی صریح اجازت کے بغیر آگے نہ بیٹھنا سُنّت ہے۔
اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ الخ (مشکوٰۃ)

✿

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

★

مومن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ہو
ہو زیر قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنتِ نبوی کی کرے پیروی امت
طوفاں سے نکل جائیگا پھر اس کا سفینہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نورِ سنّت ہے کون و مکاں میں
کیا تجلّی تھی تیرے بیاں میں

جو چلا تیرے نقشِ قدم پر
کامراں ہے وہ دونوں جہاں میں

عبد و سلطاں کھڑے ایک صف میں
کیا اثر تھا رسالت کی شاں میں

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم